

قسم کے بارے میں مدنی پھول



شیخ طریقت و امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالہلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ الدینہ
(دعوت اسلامی)
MC 1286

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قسم کے بارے میں مدنی پھول

شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (42 صفحات) مکمل
پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مفید ترین معلومات ملیں گی

فرشتے امین کہتے ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ،
سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ
سَیَّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک
دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو
فرشتے اُن کی دُعا پر امین (یعنی ”ایسا ہی ہو“) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ
فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ مُسْتَشْشِر (یعنی ادھر ادھر) ہو جاتے ہیں،
پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے
ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۳ ص ۲۵ حدیث ۷۷۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆..... شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف
”نیکی کی دعوت“ (حصہ اول) صفحہ ۱۶۱ پر ”قسم کے بارے میں مدنی پھول“ موجود ہیں، اِفَادِیْت کے پیش نظر رسالے
کی صورت میں بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو دِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کثیر لوگوں کا بات بات پر قسمیں کھانے کی طرف رُحمان (رُح۔ حان) دیکھا جا رہا ہے، بارہا جھوٹی قسم بھی کھالی جاتی ہے، نہ توبہ کا شعور نہ کفارہ دینے کی کوئی تہدبہ، لہذا امت کی خیر خواہی کا ثواب کمانے کی حرص کے سبب بطور نیکی کی دعوت قدرے تفصیل کے ساتھ قَسَم اور اس کے کفارے کے بارے میں مدنی پھول پیش کرتا ہوں، قبول فرمائیے۔ اس کا اُزابتداء انتہا مطالعہ یا بعض اسلامی بھائیوں کا مل بیٹھ کر درس دینا صرف مفید ہی نہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ترین ثابت ہوگا۔

قسم کی تعریف

قسم کو عربی زبان میں ”یَمِین“ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ”داہنی (یعنی سیدھی) جانب“، چُونکہ اہل عَرَب عُموماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ ملاتے تھے اِس لئے قسم کو ”یَمِین“ کہنے لگے، یا پھر یَمِین ”یَمْن“ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ”بَرَکت و قُوّت“، چُونکہ قسم میں اللہ تَعَالٰی کا بابرکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قُوّت دیتے ہیں اِس لئے اِسے یَمِین کہتے ہیں یعنی بَرَکت و قُوّت والی گفتگو۔ (مُلَخَّص از مِرْلۃ المناجیح ج ۵ ص ۹۴) شرعی اعتبار سے قسم اُس عقد (یعنی عہد و پیمائش) کو کہتے ہیں جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پُختہ (پکا) ارادہ کرتا ہے۔ (ذَرِّیٰ مُختار ج ۵ ص ۴۸۸) مثلاً کسی نے یوں کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُور دیا کہ پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (جرانی)

قسم! میں کل تمہارا سارا قرض ادا کر دوں گا، تو یہ قسم ہے۔

قسم کی تین اقسام

قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (۱) لَعْنُو (۲) غَمُوس (۳) مُنْعَقِدہ۔

{ ۱ } لَعْنُو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ امر (یعنی معاملے) پر اپنے

خیال میں (یعنی غلط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے

خلاف (یعنی اُلٹ) ہو، مثلاً کسی نے قسم کھائی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر نہیں ہے“ اور

اس کی معلومات میں یہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اس نے اپنے گمان میں سچی قسم کھائی

تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ”لَعْنُو“ کہلائے گی، یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ

نہیں { ۲ } غَمُوس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ امر (یعنی معاملے) پر دانستہ

(یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مثلاً کسی نے قسم کھائی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر

ہے“ اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ”غَمُوس“ کہلائے گی اور قسم

کھانے والا سخت گنہگار ہوا، استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں { ۳ } مُنْعَقِدہ

یہ ہے کہ آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً یوں کہا: ”رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارے گھر

ضرور آؤں گا“، مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی، اسے کفارہ دینا پڑے گا اور بعض

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ قسم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچا ہوگا یا پھر جھوٹا، اگر سچا ہوگا تو کوئی حرج نہیں اور اگر جھوٹا ہوگا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابق اگر سچائی تھی تو اب بھی حرج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفارہ بھی نہیں ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہوگا مگر کفارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے آئندہ کیلئے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قَسَم کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فُحْشا (یعنی خوب بہتر) ورنہ کفارہ دینا ہوگا اور بعض صورتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔ (ان صورتوں کی تفصیل آگے آرہی ہے)

جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے

رسول بے مثال، نبی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔“ (بخاری ج ۴ ص ۲۹۵ حدیث ۶۶۷۵)

سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی

حضرت سَیِّدُنا آدَم صَفِیُّ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مُرْدُو دہوا تھا لہذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضراتِ سَیِّدِنا آدَم وَحُو عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضٰی اللہُ تَعَالٰی عنہا سے فرمایا کہ جَنّت میں رہو اور جہاں دل کرے بے رَوک ٹوک کھاؤ اَلْبَنّٰہِ اس ”دَرَخت“ کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضراتِ سَیِّدِنا آدَم وَحُو عَلٰی نَبِیِّنَا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس نے مجھ پر دمِ مرتبہ نامِ ذُرِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ كَانَ،
حضرت سیدنا آدم صَفِيَّ اللّٰهِ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے منع فرمایا تو شیطان نے قسم
کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ انہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی
جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرت سیدنا حوا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اس میں سے
کچھ کھایا پھر حضرت سیدنا آدم صَفِيَّ اللّٰهِ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو دیا انہوں نے
بھی کھالیا۔ (مُلَخَّصٌ از تفسیر عبد الزّاق ج ۲ ص ۷۶) جیسا کہ پارہ 8 سُورَةُ الْأَعْرَافِ
کی آیت 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا
وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِهِمَا وَقَالَ مَا
لَهُمَا بَارَكُمَا رَبُّمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا
أَنْ تَكُونَا مَلَكَتَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝
وَقَاسَسَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَعِنُ اللَّصْحَيْنِ ۝
ترجمہ کنز الایمان: پھر شیطان نے ان
کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی
شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں اور بولا:
تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے اسی لئے
منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ
جینے والے اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں
کا خیر خواہ ہوں۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی

تفسیر خزانة العرفان میں لکھتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر
حضرت (سیدنا) آدم (عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُود و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبارتِ ناق)

والا اِبلیس ہی ہے، حضرت آدم (عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کو گُمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اعتبار کیا۔

کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنمی ہے

رسولِ کریم، رُءُوفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْمِ کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنم واجب کر دیتا اور اُس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ عَرَض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: ”اگرچہ پیلو کی شاخ ہی ہو۔“ (مسلم ص ۸۲ حدیث ۲۱۸۔ ۱۳۷)

پیلو ایک دَرَنَت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے سواک بناتے ہیں۔

جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہونے ہوں گے

ایک حَضْرَمِی (یعنی مُلْکِ یَمَن کے شہر ”حَضْرَمَوْتَ“ کے باشندے) اور ایک رِکَندی (یعنی قبیلہ کُندہ سے وابستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ انور میں یَمَن کی ایک زمین کے مُتَعَلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، حَضْرَمِی نے عَرَض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔“ تو نبیِ مَکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟“ عرض کی: ”نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جو مجھ پر روزِ محرور و شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (تحریر امال)

گا کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غصہ کر لی تھی۔“ رکنِ دی قسم کھانے کے لئے تیار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔“ یہ سن کر رکنِ دی نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حضری) کی ہے۔ (سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۲۹۸ حدیث ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِنْحَانِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحَنَ اللّٰہ! یہ ہے اثر اُس زَبَانِ فِیضِ تَرْجُمَانِ کا کہ دو کلمات میں اُس (رکنِ دی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچی بات کہہ کر زمین سے لادعویٰ ہو گیا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۴۰۳)

سات زمینوں کا ہار

رِشْوَتوں کے ذریعے دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والوں، لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زرعی زمینیں دبا لینے والے کسانوں، وڈیروں اور خائن زمین داروں کو گھبرا کر جھٹ پٹ تو بہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حقوق دبائے ہیں وہ فوراً ادا کر دینے چاہئیں کہ ”مسلم شریف“ میں سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص کسی کی بلاشت بھر زمین ناحق طور پر لے گا تو اُسے قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔“ (صحیح مسلم ص ۸۶۹ حدیث ۱۶۱۰)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابوہی)

شارعِ عام پر بلا حاجت شرعی راستہ مت گھیرئیے

بعض لوگ شارعِ عام پر بلا حاجت راستہ گھیر لیتے ہیں جن میں کئی صورتیں لوگوں کیلئے سخت تکلیف کا باعث بنتی ہیں، مثلاً ﴿۱﴾ بکتر عید کے دنوں میں قربانی کے جانور بیچنے یا کرائے پر رکھنے یا ذبح کرنے کیلئے بعض جگہ بلا ضرورت پوری پوری گلیاں گھیر لیتے ہیں ﴿۲﴾ راستے میں تکلیف دہ حد تک کچرا یا ملبہ ڈالتے، تعمیرات کیلئے غیر ضروری طور پر بجری اور سریوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور یونہی تعمیرات کے بعد مہینوں تک بچا ہوا سامان و ملبہ پڑا رہتا ہے ﴿۳﴾ شادی وغنی کی تقریبوں، نیازوں وغیرہ کے موقعوں پر گلیوں میں دیکیں پکاتے ہیں جن سے بعض اوقات زمین پر گرہے پڑ جاتے ہیں پھر ان میں کچڑ اور گندے پانی کے ذخیرے کے ذریعے چھڑ پیدا ہوتے اور بیماریاں پھیلتی ہیں ﴿۴﴾ عام راستوں میں گھدائی کروا دیتے ہیں مگر ضرورت پوری ہو جانے کے باوجود دھروا کر حسبِ سابق ہموار نہیں کرتے ﴿۵﴾ رہائش یا کاروبار کیلئے ناجائز قبضہ جما کر اس طرح جگہ گھیر لیتے ہیں کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ان سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحاتی پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ (جلد اول) صفحہ 816 پر امام ابنِ حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کبیرہ گناہ نمبر 215 میں اس فعل (یعنی کام) کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”شارعِ عام میں غیر شرعی تَصَرُّف (مداخلت) کرنا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

یعنی ایسا تَصَرُّف (یعنی دُخل دینا یا عمل اختیار) کرنا جس سے گزرنے والوں کو سخت نقصان پہنچے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس میں لوگوں کی ایذا رسانی اور ظُلماً اُن کے حُقوق کا دبا نا پایا جا رہا ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”جس نے ایک باشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔“ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۷۷۷ حدیث ۳۱۹۸)

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے

جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے (فتاویٰ رضویہ مَکْرُجہ ج ۶ ص ۶۰۲) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کُفَّارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے گھوالتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۱) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے ہمیں پیدا کیا، پوری کائنات کو تخلیق کیا (یعنی بنایا)، جس پر ہر بات ظاہر ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں، حتیٰ کہ دلوں کے بھید بھی وہ خوب جانتا ہے، جو رَحْمٰن و رحیم بھی ہے اور قہار و جبار بھی ہے، اُس رَبُّ الْاَناام کا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا کتنی بڑی نادانی کی بات ہے اور وہ بھی دُنیا کے کسی عارضی (وقتی) فائدے یا چند سکّوں کے لئے!

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سو مرتبہ نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یہودیوں نے شانِ مصطفیٰ چھپانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی

یہود کے احبار (یعنی علماء) اور ان کے رئیسوں (یعنی سرداروں) ابُو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب نے اللہ عزوجل کا وہ عہد چھپایا جو سید عالم، رسولِ محترم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے تو ریت شریف میں لیا گیا۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے اس کو بدل دیا اور اس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے، یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور مال و زر حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ
ثَمًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ کے عہد
اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں
آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نادان
سے بات کرے، نادان کی طرف نظر فرمائے
قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان
کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۳، ال عمران: ۷۷)

(تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۶۵)

نیکی آنکھوں والا منافق

عبداللہ بن نبئل (نامی ایک) منافق (تھا) جو رسولِ کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا (تھا)، ایک روز حضور

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُذُود شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (زبدِ زیبا)

اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرما تھے، حُضُو رَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اِس وَقْتِ اِیک آدِی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، تھوڑی ہی دیر بعد عبد اللہ بن نبْتَل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں، حُضُو رَسَیْدِ عَالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۚ وَ جَوَابِیوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غَضَبَ یَحْلِفُوْنَ عَلٰی الْکَذِبِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ہے، وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے، وہ دائرہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ (پ ۲۸، مجادلہ: ۱۴)

(خزائن العرفان)

جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا

منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مُکَاشَفَةُ الْقُلُوْب ص ۱۸۹)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مُشْخَص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا دُکڑ ہوا وہ مجھ پر زُور دِپاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کیلئے درد ناک عذاب ہے

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ بدائیسے غُیوب، مُنْزَرَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف زُمرِ کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دَرْدَناک عذاب ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لیبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا:

{ ۱ } تَکْبُر سے اپنا تہبند لٹکانے والا اور { ۲ } احسان جتلانے والا اور { ۳ } جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔ (صَحیح مُسلم ص ۶۷ حدیث ۱۷۱۰۶)

جھوٹی قسم سے بَرَکت مٹ جاتی ہے

اس روایت سے خصوصاً وہ تاجر و دُکاندار حضرات عبرت پکڑیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال فروخت کرتے ہیں، اشیاء کے عُیُوب (یعنی خامیاں) چھپانے اور ناقص و گھٹیا مال پر زیادہ نفع کمانے کی خاطر پے در پے قسمیں کھائے چلے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی عار (یعنی شرم و جھجک) محسوس نہیں کرتے، ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ شَفیعِ رُوزِ شُمار، دو عالم کے مالِک و مختار بِإِذْنِ پَرُوَز دُگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور بَرَکت مٹ جاتی ہے۔ (کَنْزُ الْعَمَال ج ۱۶)

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ص ۲۹۷ حدیث ۴۶۳۷۶) ایک اور جگہ فرمایا: ”قسم سامانِ بیکو انے والی ہے اور بَرکتِ مٹانے والی

ہے۔“ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵ حدیث ۲۰۸۷)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِنْشَاءً اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرکت (مٹ جانے) سے مُراد آئندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کئے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (یعنی نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصل کر لی اُس میں بَرکت نہ ہوگی کہ حرام میں بے برکتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۴ ص ۳۴۴)

خنزیرِ نمازِ ردہ

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا (32 صفحات) پر مشتمل رسالہ ”کفنِ چوروں کے انکشافات“ میں ہے: ایک بار خلیفہ عبد الملک کے پاس ایک شخص گھبراہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے لئے مُعافی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اُس کے سینے میں

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عربی)

تھا ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمُنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا: بھی آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے! اس پر اُس نے کہا جُھُور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم غرض کئے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی داستانِ وحشت نشان سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں، آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پھر اُس نے پانچ قبروں کے عبرتناک احوال سنائے، ایک قبر کا حال سناتے ہوئے اُس نے کہا: کفن پُچر آنے کی غرض سے میں نے جب دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا ہے اور وہ طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کما تا تھا۔ (ماخوذ از تذکرة الواعظین ص ۶۱۲)

دل پر سیاہ نکتہ

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص قسم کھائے اور اس میں مجھ کے پر کے برابر جھوٹ ملا دے تو وہ ”قسم“ تا یومِ قیامت اُس کے دل پر (سیاہ) نکتہ بن جائے گی۔“ (اتحاف السادة للزییدی ج ۹ ص ۲۴۹)

قسم صرف سچی ہی کھائی جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جائیے! کانپ اٹھئے!! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: منجو پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا منجو پُر دُرُودِ پاک پڑھتا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیرہ)

برداشت نہیں ہو سکے گا اگر ماضی میں جھوٹی قسمیں کھائی ہیں تو ان سے فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور یہ بات خوب ذہن نشین فرمالیجئے کہ اگر بوقتِ ضرورت قسم کھانی ہی پڑے تو صرف و صرف سچی قسم کھائیے۔

مسلمان کی قسم کا یقین کر لینا چاہئے

اگر کوئی مسلمان ہمارے سامنے کسی بات کی قسم کھائے تو حُسنِ ظن رکھتے ہوئے ہمیں اس کی بات کا یقین کر لینا چاہئے، امام شَرَفُ الدِّین نووی (ن۔ و۔ وی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائی کی قسم کا اعتبار کرنا اور اُس کو پورا کرنا مُسْتَحَب ہے بشرطیکہ اس میں فتنے وغیرہ کا امکان نہ ہو۔

(شرح مسلم للنووی ج ۱۲ ص ۳۲)

تو نے چوری نہیں کی

حضرت سَیِّدُنا ابوبُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

(حضرت عیسیٰ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”تو نے چوری کی،“ وہ بولا: ”ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو (حضرت عیسیٰ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے کو آپ جھٹلایا۔

(صَحیح مُسْلِم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)

مومن اللہ کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے!

اللہ اکبر! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی بَیِّنَاتٍ وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نے قسم کھالینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔ مُفسِّرِ شہیر حکیمِ الاُمّت حضرت

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے کے مُتعلّق حضرت سیدنا

عیسیٰ رُوح اللہ عَلٰی بَیِّنَاتٍ وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُقدّس جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے

تحریر فرماتے ہیں: یعنی اس قسم کی وجہ سے تجھے سچا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی

”جھوٹی قسم“ نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے

مُتعلّق غلط فہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی۔ (مرآۃ ج ۶ ص

۶۲۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

قرآن اٹھانا قسم ہے یا نہیں؟

قرآنِ کریم کی قسم کھانا، قسم ہے، البتہ صرف قرآنِ کریم اٹھا کر یا بیچ میں رکھ کر یا

اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنی قسم نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 13 صَفْحَہ 574 پر ہے:

جھوٹی بات پر قرآنِ مجید کی قسم اٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآنِ عظیم کی قسم

کھانے میں حَرَج نہیں اور ضرورت ہو تو اٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بُہت سخت کرتا ہے،

بلا ضرورتِ خاصہ نہ چاہئے۔ نیز صَفْحَہ 575 پر ہے: ہاں مُصحف (یعنی قرآن) شریف

ہاتھ میں لے کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنی اگر لفظاً حلف و قسم کے ساتھ نہ ہو حلف

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (فرمانی)

شرعی نہ ہوگا (یعنی قرآنِ کریم کو صرف اٹھانے یا اُس پر ہاتھ رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعاً قسم قرار نہ دیا جائے گا) مثلاً کہے کہ میں قرآنِ مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) کفارہ نہ آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دو عبرت ناک فتاویٰ

﴿۱﴾ شرابی نے قرآن اٹھا کر قسم کھائی پھر توڑ دی!!!

فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 609 پر ایک شرابی کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہوئے کچھ اس طرح پوچھا گیا ہے کہ اُس نے چار گواہوں کے سامنے قرآنِ کریم اٹھا کر قسم کھائی کہ آئندہ شراب نہ پیوں گا مگر پھر پی لی۔ اُس کے تفصیلی جواب کے آخر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر اس نے قرآن اٹھا کر قرآن کے نام سے قسم کھائی یا اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھائی اور زبان سے ادا بھی کی ہو پھر قسم توڑ دی ہے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔ اور اگر اُس نے قرآنِ مجید اٹھا کر قسم کھائی ہے اور بہت سخت معاملہ ہے کہ قرآن اٹھا کر اُس نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پھر سے شراب نوشی کی ہے جس سے قرآنِ پاک کی توہین تک معاملہ پہنچا اور (اُس نے) قرآن کے عظیم حق کی پامالی کی ہے تو اس سخت کارروائی (یعنی جبکہ لفظ قسم نہ کہا ہو صرف قرآنِ کریم اٹھایا ہو اس) پر کفارہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور اُس بُرے فعل (یعنی شراب نوشی) کو

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو دیا کہ پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

آئندہ نہ کرنے کا سختہ قصد (یعنی پکی نیت) کرے ورنہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درد ناک عذاب اور جہنم کی آگ کا انتظار کرے وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی (یعنی اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔ اور اگر زبان سے قسم ادا نہیں کی بلکہ اُسی قرآن اُٹھانے کو قسم قرار دیا تو اس قسم کا وہی حکم ہے کہ اس پر کفارہ نہیں بلکہ عذابِ الیم کا انتظار کرے۔

﴿۲﴾ جھوٹی قسم کھانے والا جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائیگا

سوال: خدا کی جھوٹی قسم کھانے پر کیا کفارہ دینا چاہئے؟ اگر ایک ہی وقت میں کئی مرتبہ جھوٹی قسم خدا کی کھائے تو ایک کفارہ دے یا ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ؟ جواب: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھائی تو)، اُس کا کوئی کفارہ نہیں، اس (جھوٹی قسم) کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ اور آئندہ (کی) کسی بات پر قسم کھائی اور وہ نہ ہو سکی تو اُس کا کفارہ ہے، ایک قسم کھائی ہو تو ایک اور دس (کھائی ہوں) تو دس۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (یعنی اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے)

بکثرت قسم کھانے کی ممانعت

ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت 224 میں فرمانِ عظیم ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّآيَاتِنَا ۚ تَرَجُمَةُ كَنْزِ الْاِيْمَانِ: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زود پاک پڑھنا پھول گیا وہ جنت کا راستہ پھول گیا۔ (جرانی)

الہادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: بعض مُفسِّرین (رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّعِید) نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ (حاشیۃ الصّٰوِی ج ۱ ص ۱۹۰)

حضرت سیدنا ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہماری پٹائی کرتے تھے۔

(صَحیح بُخَارِی ج ۲ ص ۵۱۶ حدیث ۳۶۵۱)

تُو جھوٹی قسموں سے مجھ کو سدا بچا یا رب!

نہ بات بات پہ کھاؤں قسم، خدا یا رب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”چپ رہو سلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف

کی نسبت سے قِسْم کے مُتَعَلِّق 15 مَدَنی پھول

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات

پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفَحہ 298 تا 311 اور 319 سے قسم اور کفارے

سے مُتَعَلِّق 15 مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، (ضرورتاً کہیں کہیں تَصَرُّف کیا گیا ہے)

بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے

{ 1 } قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو سکتی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ

چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

بنارکھی ہے) کہ قصد و بے قصد (یعنی ارادتا اور بغیر ارادے کے لگابان سے) قسم (قسم) جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی! یہ سخت معیوب (یعنی بہت بُری بات) ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔

غَلَطی سے قَسَم کھالی تو؟

{ 2 } غَلَطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ ”خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا“ تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کفارہ دینا ہوگا۔

(بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۰)

{ 3 } قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں قسم توڑنا ہو واجب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (تَبیینُ الحقائق ج ۳ ص ۴۲۳)

ایسے الفاظ جن سے قَسَم نہیں ہوتی

{ 4 } یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا غَضَب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نکل جائے۔ مجھ پر خدا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و رُپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجموعہ ائمہ)

کی مار ہو۔ خدا کی پھڑکار ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو۔ مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۴)

قسم کی چار اقسام

{ 5 } بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضروری ہے، مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا؛ قسم (بھی) کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی (کہ گناہ سے بچنے کی قسم نہ بھی کھائیں تب بھی گناہ سے بچنا ضروری ہی ہے) تو اس صورت میں قسم سچّی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً (کہا) خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ (قسم کی) دوسری (قسم) وہ کہ اُس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات (پورے) نہ کرنے کی قسم کھائی، جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام (یعنی بات چیت) نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مُسْتَحَب ہے مثلاً ایسے امر (یعنی معاملے یا کام) کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر (یعنی علاوہ) میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مُباح کی قسم کھائی یعنی (جس کا) کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہے اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسی ج ۴ ص ۱۳۳)

{ 6 } اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پَر وَرَد گار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صِفَت کی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ذُرّود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبارتِ ناق)

قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہو گئی مثلاً خدا کی عزّت و جلال کی قسم، اُس کی کبر یائی (عظمت، بڑائی) کی قسم، اُس کی بُرگی یا بڑائی کی قسم، اُس کی عظمت کی قسم، اُس کی قدرت و قوّت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

{ 7 } ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے: حلف کرتا ہوں۔ قسم کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں یہ کام نہ کروں گا۔ (ایضاً)

ایسی قسم جن کے توڑنے میں کُفر کا اندیشہ ہے

{ 8 } اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا

شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ”وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا“، یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یونہی اگر کہا: ”خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔“ اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علما کے نزدیک کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۱)

کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا

{ 9 } جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام

ہے تو اس کھدینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے جس چیز کو حلال کیا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جو مجھ پر روڑ و شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (تذراہمال)

اُسے کون حرام کر سکے؟ مگر (جس چیز کو اپنے اوپر حرام کیا) اُس کے بُرے تنے (ب۔ رت۔ نے یعنی استعمال کرنے) سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ ج ۳ ص ۴۳۶) تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ (بھی) یَمِین (ی۔ مین۔ یعنی قسم) ہے۔ بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۸)

غیر خدا کی قسم ”قسم“ نہیں

{ 10 } غیر خدا کی قسم، ”قسم“ نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبے کی قسم۔ عرش الہی کی قسم۔ رسول اللہ کی قسم۔ (ایضاً ص ۵۱)

{ 11 } خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۷، ۵۸)

{ 12 } اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں (کہا) تو (یہ) قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے (یعنی کروں) تو کافر کو اس (یعنی مجھ) پر شرف ہو (یعنی فضیلت ہو) تو قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۸)

دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی

{ 13 } دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا: تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو۔ تو اس کہنے سے (جس سے کہا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابوبلی)

نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اٹھنا چاہا اُس نے کہا: خدا کی قسم نہ اٹھنا اور (جس سے کہا) وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (ایضاً ص ۵۹-۶۰)

{ 14 } یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبہ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں، یوں ہی تمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۶۸)

قسم میں نیت اور غرض کا اعتبار نہیں

{ 15 } قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ ”فلاں کے لیے ایک پیسے کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا“ اور ایک روپے کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپے کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ ”دروازے سے باہر نہ جاؤں گا“ اور دیوار گود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔

(دَرْمُخْتَارُو رَدِّ الْمُحْتَارِ ج ۵ ص ۵۵۰)

اس ضمن میں حضرت سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرمہ کی ایک حکایت سنئے اور جھومے چٹنا

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

انڈا نہ کھانے کی قسم کھالی

ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈا نہ کھاؤں گا اور پھر یہ قسم کھائی کہ جو چیز فلاں شخص کی جیب میں ہے وہ ضرور کھاؤں گا۔ اب دیکھا تو اُس کی جیب میں انڈا ہی تھا۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سپہِ ناما امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اُس انڈے کو کسی مُرغی کے نیچے رکھ دے اور جب چُوڑہ نکل آئے تو اُسے بھون کر کھالے یا شور بے میں پکا کر شور بے سمیت کھالے۔ (اس صورت میں قسم پوری ہو جائے گی) (الخیرات الحسان ص ۱۸۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قسم کے بعض الفاظ

اگر وَاللّٰہِ بِاللّٰہِ تَاللّٰہِ کہا تو تین قسمیں ہوں۔ بخدا۔ قسم سے۔ بخلفِ شرعی کہتا ہوں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ اللہ کو سمیع بصیر جان کر کہتا ہوں۔ BY GOD یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ ”اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں“ اس طرح کہنے سے قسم تو ہو جائے گی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضر ناظر کہنا ممنوع ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قسم کے الفاظ

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر ”وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب“ (یعنی قسم ہے دلوں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

کے بدلنے والے کی) ”يَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ“ (یعنی قسم اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے) کے الفاظ کے ساتھ قسم ارشاد فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے زیادہ تر جو قسم ارشاد فرماتے تھے وہ یہ تھی: وَمُقَلَّبِ الْقُلُوبِ یعنی قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔

(بخاری ج ۴ ص ۲۷۸ حدیث ۶۶۱۷)

حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَسَم کھانا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کے صفحہ 528 پر ہے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے عرض کی گئی: حُضُور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

باپ کی قَسَم کھانا کیسا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دَانَائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سواری پر چلتے ہوئے ملاحظہ فرمایا جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قَسَم

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنوے ترین شخص ہے۔ (ذبیح زیب)

کھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھائے یا پُر ہے۔“ (صَحیح بُخاری ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۶۶۴۶)

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی غیر خدا کی قسم کھانے سے منع فرمایا گیا۔ چُونکہ اہل عَرَب عُمُو مآبِ دادوں کی قسم کھاتے تھے اِس لیے اِسی کا ذکر ہوا، غیر خدا کی قسم کھانا مکروہ ہے، (مرقاۃ ج ۶ ص ۵۷۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُراد ربّ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی نام ہیں لہذا قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے کہ قرآن شریف کلامُ اللہ کا نام ہے اور کلام اللہ صَفَاتِ الہی ہے، قرآن مجید میں زَمَانہ، اَنْجِیْر، رَیْتُون وغیرہ کی قسمیں ارشاد ہوئیں وہ شرعی قسمیں نہیں نیز یہ احکام ہم پر جاری ہیں نہ کہ ربّ تعالیٰ پر۔ (مرآۃ ج ۵ ص ۱۹۴، ۱۹۵)

قسم میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھا تو قسم ہوگی یا نہیں؟

فقہائے کرام رَحْمَتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ السَّلَام فرماتے ہیں: قسم میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو اُس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لفظ اِس کلام سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو اور اگر فاصِلہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ (دُرِّمُخْتَار و رَدُّ الْمُحْتَار ج ۵ ص ۵۴۸) حضرت سَیِّدُ نَاعِبِ الدِّیْن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شادِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ لے تو حَائِث (یعنی قسم توڑنے والا) نہ ہوگا۔“ (تِرْمِذِی ج ۳ ص ۱۸۳ حدیث ۱۵۳۶)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ اُن شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈگر ہوا رو مجھ پر زُور دیا کہ نہ پڑھے۔ (عام)

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قسم سے مُتَّصِل (یعنی فوراً بعد) کہہ دے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔
خُلاصہ یہ ہے کہ اگر وعدے یا قسم سے مُتَّصِل اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیا جائے تو اُس کے خلاف کرنے پر نہ گناہ ہے نہ کُفَّارہ۔
(مرآة المناجیح ج ۵ ص ۲۰۱)

بڑی بڑی مونچھوں والا بد معاش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ علمِ دین کے لئے دعوتِ اسلامی کے سَنَّتوں بھرے اجتماعات بھی اہم ذریعہ ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سَنَّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، اس کی ایک جھلک اس مَدَنی بہار میں ملاحظہ کیجئے، چُنانچہ ایک عالمِ صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم و بیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ ایک سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی رہا تھا۔ محکمہ نئیر میں ملازمت بھی تھی۔ تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مثلاً دَرَختِ فروخت کر کے، چوری کا پانی وغیرہ دے کر ماہانہ 10000 تک کر لیتا۔ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وحشت ہوتی۔ ایک روز میں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سَنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

دی، میں نے ہمت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔ آخرِ کار کم و بیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ ”ریوالور“ کے ساتھ اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اتفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنم کے عذاب کے متعلق تھا۔ جہنم کی تباہ کاریاں سن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوجود بد معاش پسینے سے شرابور ہو گیا۔ بعد اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بہت سارے گناہ کئے ہیں۔ پھر وہ تین دن بخار کے عالم میں رہا۔ اسے اپنے گناہوں کا شدت سے احساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کر لی اور نمازیں بھی پڑھنے لگا۔ دوسری جمعرات اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور جنت کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔ آہستہ آہستہ اس پر مدنی رنگ چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اس نے گھر سے T.V نکال باہر کیا (کیونکہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے، ”مدنی چینل“ شروع نہ ہوا تھا) داڑھی اور سبز عمامہ سجانے کی سعادت بھی حاصل کر لی۔ یہ بیان دیتے وقت وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلسِ خدام المساجد کی ذمہ داری پر فائز ہے۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گر ملامدنی ماحول

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑامدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۲۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(ابن عدی)

فَرَمَانُ مُصِطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ يَرُدُّ رُودَ شَرِيفٍ بِرُحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِهِ يَجِبُ غَا -

قسم کی حفاظت کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے

پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 516 تا 517 پر پارہ 14

سُورَةُ النَّحْلِ آیت نمبر 91 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَفْضُوا
الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُعَلِّمُ مَا تُفْعَلُونَ ﴿٩١﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا عہد پورا
کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے
نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے
ہو، بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور پارہ 7 سُورَةُ الْمَائِدَةِ کی آیت 89 میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:

وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ

الہادی تفسیر ”خزائن العرفان“ میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی انہیں پورا کرو اگر اس

میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

بہتر کام کرنے کے لئے قسم توڑنا

حضرت سید ناعدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک

شخص 100 درہم مانگنے آیا، میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا: تم مجھ سے صرّف

100 درہم مانگ رہے ہو حالانکہ میں حاتم (طائی) کا بیٹا ہوں، اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں

فَرَوَانٌ مُصِطَفًّى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو، جب تک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے (جامعہ صغریٰ)

دو گ۔ پھر میں نے کہا: اگر میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد پاک نہ سنا ہوتا کہ ”جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اُس نے اس سے بہتر چیز کا خیال کیا تو وہ اُس بہتر کام کو کرے۔“ چنانچہ میں تمہیں 400 درہم دوں گا۔ (صَحِیح مُسْلِم ص ۸۹۹ حدیث ۱۶۵۱)

بہتر کام کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفارہ دینا ہو گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہتر کام کیلئے قسم توڑنے کی اجازت ضرور ہے مگر توڑنے کے بعد کفارہ دینا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوالاحوص عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صلہ رحمی کرتا ہے، پھر اسے (جب) میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اسے کچھ دوں گا نہ صلہ رحمی کروں گا۔ تو مجھے حضور سراپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ جو کام لپچھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسَائِي ص ۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳)

ظلماً ایذا دینے کی قسم کھا لی تو کیا کرے؟

اگر کسی کو ظلماً ایذا دینے کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس قسم کے بدلے کفارہ دینا ہو گا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے، رحمتِ عالم بنورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اہل کے متعلق اس کو اذیت اور ضرر

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

(یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضرر دینا اور قسم کو پورا کرنا عِنْدَ اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفارہ دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر مقرر فرمایا ہے۔ (بخاری ج ۴ ص ۲۸۱ حدیث ۶۶۲۵ فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۵۴۹)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مثلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گایا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حقوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بہت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رب تعالیٰ کے نام کی بے ادبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا موجب ہے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۹۸ اُمْلَخَصًا)

طَلّاق کی قَسَم کھانا کھلانا کیسا؟

کسی سے طلاق کی قسم لینا منافق کا طریقہ ہے مثلاً کسی سے کہنا: 'قسم کھاؤ کہ فلاں کام میں نے کیا ہو تو میری بیوی کو طلاق'۔ پُچنا میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ "فتاویٰ رضویہ" جلد 13 صَفْحَہ 198 پر حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں: مُؤْمِن طَلّاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم نہیں لیتا مگر مُنَافِق۔ (ابن عساکر ج ۵ ص ۳۹۳)

فَؤْمَانُ مُصْطَفًی عَلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (فہرانی)

قسم کا کفارہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے

والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 235 پر پارہ 7

سُورَةُ الْمَائِدَةِ کی آیت نمبر 89 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّعُوفِۙ اٰیٰنِکُمْ وَلٰکِنْ
يُؤْخَذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْاٰیٰنَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗ
اِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعَمُوْنَ
اَہْلِیْکُمْ اَوْ کَسْوَتُہُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ
یَجِدْ فَصِیَامٌ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ ۚ ذٰلِکَ کَفَّارَتُہٗ
اٰیٰنِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوْا اٰیٰتِکُمْ ۚ
کَذٰلِکَ یَبِیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ
تَشْکُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ ۷، المائدہ آیت ۸۹)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا، تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا، تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا، جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

”یا رَحْمَةُ الْعَلَمِیْنَ“ کے تیرہ حُرُوف کی

نسبت سے قسم کے کفارے کے 13 مدنی پھول

کفارے کیلئے قسم کی شرائط

{ 1 } قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُو دِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

والا (۱) مسلمان (۲) عاقل (۳) بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانہ گھر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اور مَعَآذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یعنی اللہ کی پناہ) قسم کھانے کے بعد مُرْتَد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں اور (۴) قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ محالِ عادی ہو اور (۵) یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی قسم! اس نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فلاں کام کروں گا، اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

قسم کا کفارہ

{ 2 } غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ ج ۳ ص ۴۳۰) یاد رہے! جہاں کفارہ ہے بھی تو وہ صرف آئندہ کے لئے کھائی گئی قسم پر ہے، گزشتہ یا موجودہ کے مُتَعَلِّق کھائی ہوئی قسم پر کفارہ نہیں۔ مثلاً کہا: ”خدا کی قسم! میں نے کل ایک بھی گلاس ٹھنڈا پانی نہیں پیا۔“ اگر یہ یاد ہوئے کے باوجود جھوٹی قسم کھائی تھی تو گنہگار ہوا تو توبہ کرے، کفارہ نہیں)

کفارہ ادا کرنے کا طریقہ

{ 3 } { دس } مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (جرنی)

کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے، دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے (کفارہ) ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن (دونوں وقت) کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو (دو وقت) یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت (کھانے کی اجازت دے دینا) و تملیک (تم۔ ایک۔ یعنی مالک بنادینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے) دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض (یعنی بجائے) ہر مسکین کو نصف (یعنی آدھا) صاع گیہوں یا ایک صاع جو (ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے) یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بَقْدَرِ صَدَقَہٗ مُرَدَّہ کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اُس کی (یعنی کفارہ ادا کرنے کی) تمام صورتیں وہیں سے (یعنی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 2 صفحہ 205 تا 217 پر دیئے ہوئے (ظہار کے) کفارے کے بیان سے) معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں (یعنی ظہار کے کفارے میں) ساٹھ مسکین تھے (جبکہ) یہاں (یعنی قسم کے کفارے میں) دس ہیں۔ (ذَرِّمُخْتَارُو رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۵ ص ۵۲۳)

کفارے کیلئے نیت شرط ہے

{ 4 } کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے؛ غیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ہے کہ ہُنُو ز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو مِیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۲ ص ۱۹۸)

{ 5 } رَمَضان میں اگر کَفَّارے کا کھانا کھانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت

کھلائے یا ایک مسکین کو 20 دن شام کا کھانا کھلائے۔ (الجوہرۃ النیرہ ص ۲۵۳)

کَفَّارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت

{ 6 } اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے

در پے (یعنی لگاتار) تین روزے رکھے۔ (ایضاً)

کَفَّارہ ادا کرتے وقت کی حیثیت کا اعتبار ہے کہ روزے رکھے یا۔۔۔

{ 7 } عاجز (یعنی مجبور) ہونا اُس وقت کا مُعْتَبَر ہے جب کَفَّارہ ادا کرنا چاہتا

ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُس وقت مالدار تھا مگر کَفَّارہ ادا کرنے کے وقت (مالی

اعتبار سے) مُتَاج ہے تو روزے سے کَفَّارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر (قسم) توڑنے کے وقت

مُفْلِس (مسکین) تھا اور اب (کَفَّارہ ادا کرنے کے وقت) مالدار ہے تو روزے سے (کَفَّارہ)

نہیں ادا کر سکتا۔ (الجوہرۃ النیرہ ص ۲۵۳ وغیرہا)

کَفَّارے کے تینوں روزے پے در پے ہونا ضروری ہیں

{ 8 } ایک ساتھ (اگر) تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو

کَفَّارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو، یہاں تک کہ عورت کو اگر خُیض آ گیا تو

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شامِ زُہد پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمعاۃ)

پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد (نئے سرے سے) لگاتار تین روزے رکھے۔
(دُرِّمُخْتَار ج ۵ ص ۵۲۶)

روزوں سے کفارے کی ایک ضروری شرط

{ 9 } روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک (یعنی تینوں روزے مکمل ہونے تک) مال پر قدرت نہ ہو مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کر سکتا ہے تو اب روزوں سے (کفارہ ادا) نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروبِ آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مورث (یعنی وارث بنانے والے) کا انتقال ہو گیا اور اُس کو ترکہ (یعنی ورثہ) اتنا ملے گا جو کفارے کے لیے کافی ہے۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۵ ص ۵۲۶)

کفارے کے روزے کی نیت کے دو احکام

{ 10 } ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارے کی نیت سے ہوں مُطلق روزے کی نیت کافی نہیں۔ (مبسوط ج ۴ ص ۱۶۶)

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دیا تو ادا نہ ہوا

{ 11 } قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں، اور (اگر دے بھی) دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں، مگر فقیر سے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبارتِ راق)

دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۶۳)

کَفَّارے کا مُستحق کون؟

{12} کَفَّارہ اُنھیں مَسَاکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی

اپنے باپ، ماں، اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کَفَّارہ بھی نہیں دے سکتا۔

(ذِیْمُخْتَار ج ۵، ص ۵۲۷) {13} کَفَّارہ قِسْم کی قیمت مسجد میں صرف (یعنی خرچ) نہیں کر سکتا نہ

مُردے کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کَفَّارے کی

قیمت نہیں دی جاسکتی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۶۲) (قسم اور کَفَّارے کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے دعوت

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صفحہ

298 تا 311 کا مطالعہ ضروری ہے)

دینی یا سماجی ادارے کو کَفَّارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ

اگر کسی دینی یا مسلمانوں کے سماجی ادارے کو کَفَّارے کی رقم دینا چاہے تو دے سکتا ہے

مگر بتانا ہوگا کہ یہ کَفَّارے کی رقم ہے تاکہ وہ اُس رقم کو الگ رکھ کر اُسے بیان کردہ طریقے پر

کام میں لائیں یعنی ایک ہی مسکین کو دس دن تک دونوں وقت کھلانا یا دس مسکین کو دونوں

وقت کھلانا وغیرہ۔ اگر دینی ادارہ دینی کاموں میں صرف کرنا چاہے تو حیلہ کرنے کا طریقہ

یہ ہے، مثلاً ایک ہی مسکین کو روزانہ ایک صدقہ فطریا دس مسکینوں کو ایک ہی دن میں ایک

ایک صدقہ فطر کا مالک بنایا جائے اور وہ اپنی طرف سے دینی کاموں کیلئے پیش کریں۔

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر رُو و شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (تذکرہ اہمال)

تُو جھوٹی قسم سے بچا یا الہی

مجھے سچ کا عادی بنا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَاہ کیا بات ہے مدنی تربیتی کورس کی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹی قسموں سے توبہ کا جذبہ پانے، بات بات پر قسم

کھانے کی خصلت مٹانے، ضروری دینی معلومات پانے اور سنتوں پر عمل کی عادت بنانے

کے لئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول میں 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کروایا جاتا

ہے، جس سے بن پڑے وہ یہ مفید ترین مدنی تربیتی کورس ضرور کرے، آپ کی ترغیب

و تحریریں (تَحْرِیص) کے لئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی

کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے علاقے کا ایک نوجوان جو کہ والدین کا اکلوتا (یعنی ایک ہی)

بیٹا تھا، غلط صحبت کے سبب چڑس کا عادی بن گیا، گھر سے باہر رہنا اس کا معمول تھا، والد

صاحب اکثر اُس کو قبرستان جا کر چرسیوں کے درمیان سے اٹھا کر گھراتے۔ تمام گھر

والے اُس کے سبب پریشان تھے۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اُس نوجوان پر

انہرا دی کوشش کرتے ہوئے اُسے مدنی تربیتی کورس کرنے کی ترغیب دی، خوش

قسمتی سے اُس نے ہامی بھر لی اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آ گیا۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی! سبھی

گھر والے دُعا کر رہے تھے کہ یہ نیک بن جائے مگر اب بھی ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں یہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابوہی)

واپس نہ آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ چند دنوں بعد کچھ اس طرح فون آیا کہ ”تربیّتی کورس اور فیضانِ مدینہ میں بہت مزا آرہا ہے، فیضانِ مدینہ میں ایسا لگتا ہے کہ مدینہ منورہ زادِ کمال اللہ شرفاً و تعظیماً سے براہِ راست فیض آرہا ہے، میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی ہے، اب میں باجماعت نمازیں ادا کر رہا ہوں، سنتیں سیکھ رہا ہوں اور مجھے بہت سکون مل رہا ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی تربیتی کورس سے واپسی پر وہ واقعی بالکل بدل چکا تھا۔ اُس کی حیرت انگیز تبدیلی سے سب گھر والے بلکہ سارا محلّہ حیران تھا۔ چہرے پر نور برساتی داڑھی اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔ اُس نے آتے ہی گھر والوں پر بھی انہرادی کوشش شروع کر دی جس کی بَرَکت سے والد صاحب نے چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجایا اور پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمانے لگے۔ والدہ محترمہ ”درسِ نظامی“ اور بہن ”شریعت کورس“ کرنے کیلئے کمر بستہ ہو گئیں۔ اُس نوجوان کے والد صاحب نے مبلغِ دعوتِ اسلامی کو کچھ اس طرح بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی والوں کیلئے بَرَکت کی دُعا کرتا ہوں، خصوصاً ان کیلئے جنہوں نے میرے بیٹے پر ”انہرادی کوشش“ کی اور 63 دن کے مدنی تربیتی کورس میں ہاتھوں ہاتھ لے گئے کیونکہ ہم اس کی عادتوں سے بہت پریشان تھے، اس کی والدہ تو اتنی بیزار ہو چکی تھی کہ ایک دن جذبات سے مغلوب ہو کر کیڑے کوڑے مارنے کی دوائی اُٹھالائی کہ یا تو میں کھا کر مر جاؤں گی یا اس کو کھلا کر مار دوں گی۔ اب اس کی والدہ رورو کر دعائیں دیتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں کو سلامت رکھے کہ ان کی کوششوں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

سے میرا بگڑا ہوا بیٹا نیک بن گیا۔

اگر سُنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاء دیکھا سکھامدنی ماحول
تُو داڑھی بڑھالے عمامہ سجالے نہیں ہے یہ ہرگز بُرآمدنی ماحول (وسائل بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



طالب علم میندو
تبیخ و مغفرت و
بے حساب بذت
الفرود میں آقا
کا پڑوس

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی کی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مدنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا کوں بے نیّت ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی ذکاوتوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ڈریسے اپنے خُلق کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد دستوں بھر رسالہ یا مدنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر تنگی کی دعوت کی دعویں بچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

ماخذ و مراجع

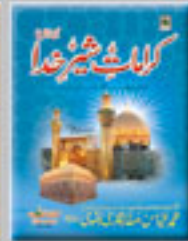
کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن پاک	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
ترجمہ کنز الایمان	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	مبسوط	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر خازن	مصر	تبیخین الحقائق	دار الکتب العلمیہ بیروت
حاشیہ الصادق علی الجلائلین	دار الفکر بیروت	حاشیہ الطحاوی علی الدر المنثور	کوئٹہ
تفسیر خزائن العرفان	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	در مختار	دار المعرفہ بیروت
نخترہ ری	دار الکتب العلمیہ بیروت	جوہرہ نیرہ	باب المدینہ کراچی
مسلم	دار ابن تیمیہ بیروت	فتاویٰ عالمگیری	دار الفکر بیروت
ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
ترمذی	دار الفکر بیروت	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت	بہار شریعت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ
شرح صحیح مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت	اتحاف السادہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	تذکرۃ الواعظین	پشاور
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ بیروت	وسائل بخشش	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
22	کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا	1	فرشتے/میں کہتے ہیں
23	غیر خدا کی قسم ”قسم“ نہیں	2	قسم کی تعریف
23	دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی	3	قسم کی تین اقسام
24	قسم میں نیت اور غرض کا اعتبار نہیں	4	جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے
25	انڈانہ کھانے کی قسم کھالی	4	سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی
25	قسم کے بعض الفاظ	6	کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنمی ہے
25	سرکارِ یحییٰ علیہ السلام کے قسم کے الفاظ	6	جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں لکے ہوئے ہونگے
26	حضورِ حبیبی ﷺ کے قسم کھانا	7	سات زمینوں کا بار
26	باپ کی قسم کھانا کیسا؟	8	شارع عام پر راستہ مست گھیرے
27	قسم میں ان شاء اللہ کہا تو قسم ہوگی یا نہیں؟	9	جھوٹی قسم کھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے
28	بڑی بڑی مونچھوں والا بد معاش	10	شانِ مصطفیٰؐ چھپانے کیلئے جھوٹی قسم کھائی
30	قسم کی حفاظت کیجئے	10	نبیلی آنکھوں والا منافق
30	بہتر کام کرنے کے لئے قسم توڑنا	11	جہنم میں لے جانے کا عزم ہوگا
31	بہتر کام کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفارہ دینا ہوگا	12	جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کیلئے دردناک عذاب ہے
31	ظلماً ایذا دینے کی قسم کھالی تو کیا کرے؟	12	جھوٹی قسم سے بڑکت مٹ جاتی ہے
32	طلاق کی قسم کھانا کھانا کیسا؟	13	خزیرؑ نما مردہ
33	قسم کا کفارہ	14	دل پر سیاہ نکتہ
33	قسم کے کفارے کے 13 مدنی پھول	14	قسم صرف سچی ہی کھائی جائے
33	کفارے کیلئے قسم کی شرائط	15	مسلمان کی قسم کا یقین کر لینا چاہئے
34	قسم کا کفارہ	15	ٹوٹنے چوری نہیں کی
34	کفارہ ادا کرنے کا طریقہ	15	مومن اللہ کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے!
35	کفارے کیلئے نیت شرط ہے	16	قرآن اٹھانا قسم سے یا نہیں؟
36	کفارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت	17	دو عمرت ناک فتاویٰ
36	کفارہ ادا کرتے وقت کی حیثیت کا اعتبار ہے	17	شرابی نے قرآن اٹھا کر قسم کھائی پھر توڑ دی
36	کفارے کے تینوں روزے پے درپے ہونا ضروری ہیں	18	جھوٹی قسم کھانے والا جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا
37	روزوں سے کفارے کی ایک ضروری شرط	18	بکثرت قسم کھانے کی ممانعت
37	کفارے کے روزے کی نیت کے دو احکام	19	قسم کے متعلق 15 مدنی پھول
37	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دیا تو ادا نہ ہوا	19	بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے
38	کفارے کا مستحق کون؟	20	غلطی سے قسم کھالی تو؟
38	دینی یا سماجی ادارے کو کفارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ	20	ایسے الفاظ جن سے قسم نہیں ہوتی
39	واہ کیا بات ہے مدنی کی تربیتی کورس کی!	21	قسم کی چار اقسام
41	ماخذ و مراجع	22	ایسی قسم جن کے توڑنے میں گھر کا اندیشہ ہے

سُنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عہدے عہدے مذنی ماحول میں بکثرت نشیں بھیجی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعراتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے انھیں انھیں نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مذنی التجا ہے۔ عایشانِ رسول کے مذنی قافلوں میں یہ بیتِ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ عید کے ذریعہ مذنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مذنی ماہ کے ایچائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بذکرت سے پابندِ سنت بننے لگتا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گلو ہنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: حمید سہرکھا، روٹن: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل ماہی، نزد کھلی چاک، اقبال روڈ، فون: 051-5553765
- لاہور: داتا گروہ، مارکیٹ، گل کلاں روڈ، فون: 042-37311579
- پشاور: ایضات، مدینہ گارگ، ٹیڑا، اورنگزیہ، فون: 030-5571688
- سرحد: پاپٹل، بازار، ایضات، چور، فون: 041-2632625
- کوئٹہ: چاک، قریب، صر، فون: 058274-37212
- حیدرآباد: ایضات، مدینہ، اعلیٰ، فون: 022-2620122
- ممبئی: ترمو، ایضات، مدینہ، ایضات، فون: 061-45111192
- گجرات: ایضات، مدینہ، ایضات، فون: 071-5619195
- کولکاتا: ایضات، مدینہ، ایضات، فون: 055-4225653
- بنگلور: ایضات، مدینہ، ایضات، فون: 044-2550767
- نئی دہلی: ایضات، مدینہ، ایضات، فون: 046-6007128



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

مکتبۃ المدینہ
(مصرعہ)

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net